قربانی واجب ہونے کی شرائط اور مالی حیثیت

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

قربانی کی کم از کم شرائط کیا ہیں؟ اور کتنی مالی حیثیت پر قربانی واجب ہوتی ہے؟ شکریہ

مستفتی: خرم (لانڈھی، کراچی)

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ قربانی ہر اُس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان، مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے، جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے، یعنی ساڑھے سات تولہ سونا (87.4875 گرام) یا ساڑھے باون تولہ چاندی (612.4125 گرام) یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں، یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو، جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، یا مالِ تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ (تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو، اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس کے مالک پر بھی قربانی واجب ہوگی۔)

نیز قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے مال، رقم، یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے، چنانچہ اگر قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن (۱۲ ذی الحجہ) کو بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک

ہو جائے تب بھی اس پر قربانی واجب ہے۔

بنابریں جس کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ زائد مکانات موجود ہیں، ضروری مکان کے لیے پلاٹ کے علاوہ دیگر پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، خواہ یہ سب تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو، بہرحال ایسا شخص قربانی کے حق میں صاحبِ نصاب ہے، اور اس پر قربانی کرنا شرعاً واجب ہے۔

نیز واضح رہے کہ ایسا شخص گھر میں ایک ہو یا ایک سے زائد، درج بالا شرائط کی موجودگی کی وجہ سے اگر ایک گھر میں متعدد صاحبِ نصاب لوگ پائے جاتے ہوں تو سب پر علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا واجب ہے، اور ایسی صورت میں از روئے شرع ایک ہی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔ ''رد المحتار'' میں ہے:

''وشرائطها الإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) ..... (لاالذكورة فتجب على الأنثٰى). قال في الرد: (قوله: وشرائطها) أي شرائط وجوبها، ولم يذكر الحرية ..... ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف ..... (قوله واليسار) بأن ملك مائتي درهم أو عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلٰى أن يذبح الأضحية ولو لهٗ عقار يستغلهٗ فقيل: تلزم لو قيمته نصابا ..... فمتٰى فضل نصاب تلزمهٗ ولو العقار وقفا، فإن واجب له فى أيامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الأربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا وبالمؤجل لا .''

(ردالمحتار، ج:۶،ص:۳۱۲۔ فتاویٰ ہندیہ، ج:۵،ص:۲۹۲۔ البحر، ج:۸،ص:۱۷۴)

''وفيه أيضا : أن الأضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب في آخره من كان غنيا آخره تلزمه.'' (ردالمحتار، ج:۶،ص:۳۱۵)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''ولا يشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لوكان فقيرا في أول الوقت ثم أيسر في آخره تجب عليه.'' (فتاویٰ ہندیہ، ج:۵،ص:۲۹۲-۲۹۳۔ بدائع، ج:۵،ص:۶۴)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد شفیق عارف	انس انور بدخشانی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....